اداریہ

جہاتُ الاسلام کا دسواں شمارہ (جولائی۔دسمبر۲۰۱۶ء) حاضر خدمت ہے۔شمارہ میں حسب سابق اردو، عربی اور انگریزی مقالات پیش کیے گئے ہیں۔ لکھنے والوں میں وطن عزیز کے اہل علم بھی ہیں اور بیرون ملک کے دانش ور بھی۔مجلس ادارت ان سب کی تہہ دل سے مشکور ہے جن کے رشحات قلم مجلّہ کی زینت بنے۔

اللہ تعالیٰ نے کائنات میں رنگا رنگ کی مخلوق کو پیدا کیا۔صرف ایک نوع ،نوع انسان ہی میں تخلیق واظہار کے مختلف روپ ہیں۔ یہ تنوع اور اختلافِ رائے ہی معاشرے کا حسن اور انسانی اقدار کی پہچان ہے۔قدرت کا یہ حسن اس کائنات کو چار چاند لگائے ہوئے ہے۔اگر کائنات یک رنگی ہو جائے تو اس کا حسن ہی ماند پڑ جائے گا۔گویا تخلیقِ انسانی میں تنوع اور فکرِ انسانی میں سوچ کے مختلف دھارے ہی مقصود کائنات ہیں۔اس عالم گیر حقیقت کے ساتھ ساتھ یہ بھی منشائے قدرت ہے کہ انسان فطرت کی نیرنگیوں اور افکار وخیالات کی ان وسعتوں کو اپنے دل و دماغ میں جگہ دے۔انسانی آراء واختلاف کو سنے، سمجھے اور استدلال کا عملی رویہ اختیار کرے، نیز اس کے نتیجے میں پیدا ہونے والی اختلافی آراء کو برداشت کرتے۔

بدقسمتی سے وطن عزیز میں معاشرے سے صبر وتحمل ، بردباری اور برداشت کے رویے دن بدن رخصت ہورہے ہیں اور ان کی جگہ عدم برداشت اور انتہاء پسندی کے رجحان فروغ پا رہے ہیں۔ یہ رجحان نہ صرف انفرادی سطح پر موجود ہے بلکہ اجتماعی اور قومی سطح پر بھی تیزی سے فروغ پا رہا ہے۔

قومیں سوچ وفکر کے نئے زاویوں کو پروان چڑھاتی ہیں۔ اور اختلاف رائے کو وسعت قلبی کے ساتھ برداشت کیا جاتا ہے۔ جامعات اور اعلیٰ تعلیمی ادارے بھی اسی روشن پہلو کو اجاگر کرتے ہیں۔اسی سے دنیا بھر میں مقابلے اور مسابقت کی فضا پیدا ہوتی ہے۔تحقیقی رسائل و جرائد بھی علمی دنیا میں فکر وخیال کے نئے نئے پہلو سامنے لاتے ہیں۔علمی مضامین اور ان پر تنقیدات کا سلسلہ جاری رہتا ہے اور معاشرے میں صحت مند علمی فضا قائم رہتی ہے۔

جہاتُ الاسلام کا زیرِنظر شمارہ بھی علم وفکر کے متنوع پہلوؤں پر مقالات کا گلدستہ سجاتا ہے۔تفسیر و علوم القرآن ، حدیث و سیرت النبی ﷺ ، فقہ و قانون ، معاشرت وتجارت اور تصوف و سوانح کے موضوعات پر تحریرات کا ایک مجموعہ قارئین کے سامنے پیش کیا جارہا ہے۔فکری انتہا پسندی پر مضمون برداشت و رواداری کوفروغ دینے کی کاوش ہے۔

ڈاکٹر سید رضوان علی ندوی ، جہات الاسلام کے آغاز سے ہی مجلس مشاورت میں شامل رہے اور ان کے قیمتی مشورے اور آراء ہمیشہ بہتری کے لیے ہوتے تھے، ان کی وفات پر ایک یادگاری مضمون بھی شامل اشاعت ہے۔اللہ تعالیٰ مرحوم کو جوارِرحمت میں جگہ دے۔امین

کسی بھی انسانی سعی و کاوش میں خامیوں کا درآنا اچھنبے کی بات نہیں،مجلّہ کے بارے میں قارئین کرام کی آراءنہایت ہی اہمیت کی حامل ہیں،جس سے وہ گاہے بہ گاہے مطلع کرتے ہیں۔مجلس ادارت اس طرح کی تنقیدات کا ہمیشہ سے خیر مقدم کرتی ہے اور بہتری کے لیے کوشاں رہتی ہے۔اللہ تعالیٰ ہمیں علم نافع عطا فرمائے۔امین

ڈاکٹر طاہرہ بشارت

مدیرۂ اعلیٰ